سلسلۂ نباتاتِ قرآن (قسط13)

کافور

تحقیق وتحریر: سید قاسم محمود

قرآنی نام: کافور
اردو: کافور
ہندی، گجراتی، بنگالی: مہندی
انگریزی: Camphor- Henna
عبرانی: Copher
جرمن: Kufrose
خاندان نباتات: Lythracease

قرآن مجید میں کافور کا ذکر صرف ایک مرتبہ سورۃ الدہر کی آیت ۵ میں آیا ہے:

﴿اِنَّ الۡاَبۡرَارَ یَشۡرَبُوۡنَ مِنۡ کَاۡسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَافُوۡرًا ۚ﴿۵﴾﴾

''نیک لوگ جنت میں شراب کے ایسے جام پئیں گے جن میں آبِ کافور کی آمیزش ہوگی''

اور اگلی آیت میں کافور کی تعریف بھی مقرر کر دی گئی:

﴿عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوۡنَہَا تَفۡجِیۡرًا ﴿۶﴾﴾

''یہ (یعنی کافور) ایک بہتا چشمہ ہے جس سے اللہ کے خاص بندے پئیں گے اور جہاں چاہیں گے، اسے بہا کر لے جائیں گے۔''

مولانا امین احسن اصلاحی ان آیات کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''کافور سے مراد یہاں معروف کافور نہیں ہے۔ قرآن نے خود وضاحت فرما دی ہے کہ یہ جنت کا ایک چشمہ ہے جس کے کنارے بیٹھ کر اللہ کے خاص بندے شراب نوش کریں گے اور اس چشمے کے پانی کی ملونی سے اس کے کیف و سرور کو دوچند کریں گے۔ رہا یہ سوال کہ اس کا نام کافور کیوں رکھا گیا؟ تو ناموں سے متعلق اس طرح کا سوال اگرچہ پیدا نہیں ہوتا، تاہم ذہن اس طرف جاتا ضرور ہے کہ اسم اور مسمّٰی میں کوئی مناسبت ہوگی۔ یہ مناسبت کس نوع کی ہے، اس کا تعلق متشابہات سے ہے۔ اس

کی اصل حقیقت اُسی دن اور انہی خاص بندوں پر کھلے گی جن کو اس سے بہرہ مند ہونے کی سعادت حاصل ہوگی۔''

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی بھی یہی رائے ہے:

''وہ کافور ملا ہوا پانی نہ ہوگا' بلکہ ایسا قدرتی چشمہ ہوگا جس کے پانی کی صفائی اور ٹھنڈک اور خوشبو کافور سے ملتی جلتی ہوگی''۔

مولانا عبدالماجد دریابادی اپنی ''تفسیر ماجدی'' میں لکھتے ہیں:

''کافور کے فوائد اس دنیا میں بھی اطبا کو مُسلّم ہیں' اور پھر وہ کافور تو جنت کا کافور ہو گا۔ اس کی خوبیوں کا کیا پوچھنا۔ یہاں یہ خوب خیال رہے کہ دنیا کی جس چیز سے بھی جنت کی کسی نعمت کو تشبیہہ دی جاتی ہے' وہ تشبیہہ اُس چیز کے صرف حسن و خوبی کے لحاظ سے ہوتی ہے' نہ کہ کسی ضرر یا قُبح کے لحاظ سے۔ دنیا کے کافور میں اگر کچھ مضرتیں ہوں بھی' تو جنت کے کافور پر اُن کا کیا اثر! ٹھیک اس طرح جیسے دنیا کی شراب کے سُکر وفتورِ عقل کا مطلق کوئی اثر شرابِ جنت کی لذت و سرور پر نہیں۔''

ان آیات کی تشریح پیر محمد کرم شاہ الازہری نے اپنی تفسیر ''ضیاء القرآن'' میں ان الفاظ میں کی ہے:

''ابرار کے ساتھ جو ذرّہ نوازی کا برتاؤ کیا جائے گا' ان آیات میں اُس کا ذکر ہو رہا ہے۔ چند الفاظ کی تشریح پہلے سن لیں:

''الابرار'' جمع ہے۔ اس کا واحد بَرٌّ ہے جو بِرٌّ سے ماخوذ ہے۔ بِرٌّ نیکی کرنے اور صدقہ و احسان کو کہتے ہیں۔ بَرٌّ اس کو کہتے ہیں جو اپنی زندگی اپنے ربّ کی فرمانبرداری میں گزار دے۔

کَاْس: اس پیالے کو کہتے ہیں جس میں شراب بھری ہو۔ جام' ساغر۔

مزاج: ملاوٹ' آمیزش۔

کافُور: اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس میں کافور ملا ہوگا' بلکہ خود تصریح فرمادی کہ کافور جنت کے ایک چشمے کا نام ہے۔ اس کی وجۂ تسمیہ یہ ہوسکتی ہے کہ کافور کی طرح اس چشمے کے پانی کی رنگت سفید بُراق ہوگی۔ اس کی تاثیر ٹھنڈی ہوگی اور اس سے کافور کی مہک آرہی ہوگی۔ مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جنت میں تشریف فرما ہوں گے تو انہیں شرابِ طہور کے جام بھر بھر کر پلائے جائیں گے اور اس میں جو پانی ملایا جائے گا' وہ اس چشمے کا ہوگا جس کی رنگت' خوشبو اور خنکی کافور

کی مانند ہوگی۔''

کافور کی نباتاتی خصوصیات یہ ہیں: یہ ایک سفید' شفاف اور چمکیلا مرکب ہے جس میں تیز بو ہوتی ہے۔ ایک خاص قسم کے درخت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ لیبارٹری میں کاربن' ہائیڈروجن اور آکسیجن کے مرکب ($C_{10}H_{16}O$) سے تیار کیا جاتا ہے۔ 176 سنٹی گریڈ پر یہ پگھل جاتا ہے اور 204 سنٹی گریڈ پر بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے۔ پانی میں حل نہیں ہوتا لیکن اس میں اپنا ذائقہ پیدا کر دیتا ہے۔

کافور کے درخت زیادہ تر فارموسا کے جزیرے میں پائے جاتے ہیں۔ بورنیو اور سماٹرا کے جزیروں میں بھی اس کے درخت اُگائے جاتے ہیں' لیکن فارموسا کا کافور سب سے بہتر ہوتا ہے۔ کافور کھانے اور لگانے کی ادویہ میں استعمال ہوتا ہے۔ وبائی امراض پھیلنے کی صورت میں لوگ اس کی ٹکیاں پاس رکھتے ہیں جن کی تاثیر سے وبائی کیڑے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ زکام کے لیے بھی اس کا سونگھنا مفید ہے۔ گرم کپڑوں میں کافور رکھنے سے انہیں کیڑا نہیں لگتا۔ کافور سے شمعیں جلائی جاتی ہیں۔ بعض ملکوں میں کافور کے درخت کی لکڑی سے صندوق بنائے جاتے ہیں۔ کافور بہت سی مذہبی رسومات کے موقع پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ کافور چونکہ بہت ٹھنڈا ہوتا ہے' اس لیے میت پر چھڑکا جاتا ہے' تاکہ جلد خراب نہ ہونے پائے۔

دعوت رجوع الی القرآن کی اساسی دستاویز

ڈاکٹر اسرار احمد

کی مقبولِ عام تالیف

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

اشاعت خاص: 30 روپے اشاعت عام: 15 روپے